تبصرے

الہند فی العہد الاسلامی (عربی) از مولانا سید عبدالحی الحسنی لکھنوی، تقطیع کلاں، ضخامت ۰، ۴ صفحات، ٹائپ جلی اور روشن قیمت درج نہیں۔ پتہ: دائرۃ المعارف العثمانیہ عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن ۔ ۷

مولانا سید عبدالحی صاحب الحسنی الکھنوی اپنے ہم نام مولانا عبدالحی فرنگی محلی کی طرح جامعیت علوم وفنون، وسعتِ نظر اور کثرتِ تصانیف کے اعتبار سے ہندوستان کے ان بلند پایہ علماء اور مصنفین میں سے ہیں جو اگرچہ بیسویں صدی سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ان کے کارنامے کمیت وکیفیت اور نوعیت کے اعتبار سے علمائے سلف کے نہج پر ہیں، اردو میں چند کتابوں کے علاوہ مولانا کی دو کتابیں "نزہتہ الخواطر" (دس جلدوں میں) اور "الثقافتہ الاسلامیۃ فی الہند" جو شائع ہو کر عام ہو چکی ہیں عربی لٹریچر میں حوالہ کی کتابوں کی حیثیت سے ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اب مولانا کے ہی قلم سے عربی زبان میں ایک اور ضخیم کتاب حکومت ہند کی وزارت تعلیم کے خرچ پر بڑے اہتمام کے ساتھ چھپ کر شائع ہوئی ہے، اور یہ بھی مصنف علام کی جامعیت اور خصائص تصنیف کے آئینہ بردار ہونے کے باعث بڑی عجیب وغریب کتاب ہے، یہ کتاب اصلاً تین فنون پر تقسیم ہے، فن اول جو ہندوستان کے جغرافیہ پر ہے ایک مقدمہ اور پانچ ابواب پر تقسیم ہے، ان میں پہلے جغرافیہ کے مصطلحات کی تشریح کی گئی ہے اور پھر ہندوستان کا جغرافیہ طبعی یعنی محل وقوع، یہاں کے پہاڑ، ندیاں، آب وہوا، پیداوار، پھول پھل، جڑی بوٹیاں، باغ وراغ، حیوانات، کانیں،

مذاہب اور زبانیں، صوبے، مشہور شہر، گاؤں اور قصبے، مشہور خطے اور علاقے، ہندوستان کا سیاسی جغرافیہ، یعنی وہ علاقے جن پر ہندوستانیوں (ہندو اور مسلمان) کا قبضہ ہے اور وہ علاقے جو انگریزوں، فرانسیسیوں یا پرتگالیوں کے زیرنگیں رہے، پھر باشندگان ملک کی مجموعی آبادی اور مذہب وار ان کی تقسیم اور اعداد وشمار، یہ تمام چیزیں نہایت مفصل مکمل اور مرتب بیان کی گئی ہیں، فن ثانی جو ہندوستان کے بادشاہوں پر ہے دس ابواب اور ہر باب کے ماتحت مختلف فصول پر مشتمل ہے، اس میں ہندوستان میں اسلام کی آمد پر گفتگو کرنے کے بعد غزنوی، غوری، خاندانِ غلامان، خلجی، تغلق، پٹھان، مغل جو دلی کے تخت پر قابض رہے۔ ان کے علاوہ سلاطینِ کشمیر، شاہانِ دکن، سلاطینِ گجرات، سلاطینِ شرق (جونپور) بادشاہان مالوہ (منڈو) پھر ملوک الطوائفی کے زمانہ کے بنگال، دکن، بہار واڑلیسہ، میسور، کرناٹک، اودھ اور روہیلکنڈ وغیرہ کے نواب اور امراء، ان سب کا تذکرہ بڑے سلیقہ اور عمدگی سے کیا گیا ہے، فن ثالث جو خطط اور آثار پر ہے اور ہمارے نزدیک یہی حصہ کتاب کی جان اور اس کا مغز ہے تین ابواب اور ہر باب کے ماتحت چند در چند فصول پر مشتمل ہے، اس حصہ میں جو ایک سو چالیس صفحات پر پھیلا ہوا ہے، ان تمام رفاہی، علمی، تعلیمی، تمدنی اور مذہبی وسیاسی اقتصادی ومعاشی اور تاریخی وادبی کارناموں اور یادگاروں کا معلومات افزا اور بصیرت افروز تذکرہ جو مسلمان بادشاہوں، امراء ووزراء اور نوابان وسلاطین کے حسن ذوق وعمل اور ان کی حوصلہ مندانہ کوششوں اور مساعی کی مرہونِ احسان ہیں، چنانچہ اس میں بادشاہوں کے عادات واطوار، ان کا رہن سہن، ان کے طور طریق، طریقِ جہاں بانی، فوجوں کی تربیت وترتیب، ان کے دفاتر، عہدے اور منصب، جشن اور تہوار، ان کے مطعومات ومشروبات ان کی عدالتیں اور ان کے دربار، ان کے ملبوسات اور تزئینات، ان کا مالی نظام، ان کے لگائے ہوئے باغات اور چمن، سڑکیں اور شاہراہیں، مساجد اور مدارس، ان کی عمارتیں ان کے عہد کی ایجادات واختراعات، نہریں اور حوض، پل، بازار، شفاخانے، سرائیں، وسائل

رسل ورسائل، عجائب گھر، چڑیا گھر، غرض کہ ان میں کونسی چیز ہے جس کا مبسوط اور مکمل تذکرہ وتعارف ان صفحات میں نہیں ہے، علاوہ ازیں چونکہ فاضل مصنف کی وفات حسرت آیات ۱۹۲۳ء کے اوائل میں ہوگئی تھی۔ اور ظاہر ہے اس وقت سے لیکر اب تک جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے۔ اس ملک میں نہایت اہم اور عظیم تغیرات وتبدلات ہوئے ہیں، اس بنا پر مولانا کے فرزندان گرامی ڈاکٹر سید عبدالعلی مرحوم اور مولانا سید ابوالحسن علی الندوی نے "تذئیل وتکمیل" لکھکر اس کتاب کو بالکل اپ ٹو ڈیٹ بنا دیا ہے اور حق یہ ہے کہ فنِ ثالث کا بڑا حصہ انھیں دونوں بھائیوں کا مرہون قلم ہے، باپ بیٹے ہوں تو ایسے ہوں، فرزندان ارجمند نے جو کچھ لکھا ہے وہ زبان وبیان، معلومات اور اندازِ جمع وترتیب کے اعتبار سے اصل کتاب کے کینڈے میں اس طرح کھپ گیا ہے کہ اصل اور تذئیل میں کوئی فرق ہی نظر نہیں آتا، واقعی! ذَالِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ مزید برآں مولانا سید ابوالحسن علی الندوی نے شروع میں مختصر (مفصل سوانح عمری مولانا کے ہی قلم سے شائع ہو چکی ہے) مصنف علام رحمۃ اللہ علیہ کے حالات وسوانح حیات اور ایک مقدمہ کتاب بھی لکھا ہے، یہ دونوں بھی خاصہ کی چیزیں اور بہت مفید ہیں، مقدمہ میں مولانا نے بجا طور پر مصنف علام کا موازنہ علامہ مقریزی اور ابن عساکر کے ساتھ کرکے یہ بتایا ہے کہ جس طرح ان بزرگوں نے اپنے اپنے ملک کی تاریخ لکھکر اس کے خدوخال کو اجاگر کیا اسی طرح مولانا نے یہ کتاب لکھکر ہندوستان میں مسلمانوں کے عہد کی تاریخ کا حق ادا کیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس موضوع پر ابوالفضل کی "آئین اکبری" ایک نہایت جامع کتاب ہے، لیکن اولاً تو وہ فارسی میں ہے اور پھر اس میں اسی زمانہ تک کے حالات وواقعات ہیں، اس کے بعد فارسی، انگریزی اور کسی حد تک اردو میں بھی اس موضوع پر متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں، لیکن عربی زبان میں یہ پہلی کتاب ہے جس میں موضوع بحث کا اس درجہ جزئیاتی استقصار اور استیعاب کیا گیا ہو، اس کتاب کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ عرب ممالک جو ہندوستان